مذہب اور نفسیات

تبصرہ: ڈاکٹر عنبر حق*

ترجمہ: سید راشد بخاری

نام کتاب: مذہب کی نفسیات: ایک مختصر تعارف

The Psychology of Religion: A Short Introduction by Kate Loewenthal. Oxfort: Oneworld Pablications, 182 pp.

مذہب اور نفسیات کے بارے میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں مضامین ایک دوسرے سے بالکل جدا اور مخصوص نوعیت کے ہیں اور ان کے درمیان تعلق غیر ممکن ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں اس موضوع پر اس کی تاریخ سے حالیہ پیش رفت تک تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے ابتدائی جائزے میں مصنف نے بتایا ہے کہ انسانی معاشرے میں کیسے مذہب ایک طاقتور قوت ثابت ہوسکتا ہے جس کے نتائج مستحسن اور پسندیدہ بھی ہو سکتے ہیں اور خوفناک بھی۔ چند تحقیقی مطالعات کے حوالے دے کر مصنف نے واضح کیا ہے کہ کس طرح گزشتہ چند سالوں میں مذہب کی نفسیات کا مطالعہ ایک بالکل نئے اور مکمل موضوع کے طور پر سامنے آیا ہے۔ کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں مذہب اور نفسیات کی چند مشہور تعریفوں کا جائزہ لے کر مصنف نے اپنے طور پر ان کی تعریف متعین کرنے کا مشکل کام کیا ہے۔ چند سوالات کی مدد سے مذہبی اعتقادات کو جانچا گیا ہے اور پھر مذہب اور نفسیات کے درمیان مضطرب تعلقات کی مختصر تاریخ بیان کر کے روحانیت کے تصور کو زیر

* Dr. Amber Haque, "Book Reviews" *The American Journal of social Sciences* 18 - 1, pp. 100 - 102

بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کے نزدیک اگرچہ مذہبی اور ثقافتی روایتوں میں روحانیت ایک عمومی تصور ہے لیکن یہ ایک متنازع موضوع ہے اور حقیقتاً مذہب کے نظم وضبط سے باہر ہے۔ مصنف نے اس بات پر تشویش ظاہر کی ہے کہ مذہبی تجربے اور مردوں اور عورتوں کے رویوں کے درمیان ممکنہ فرق پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔

دوسرے باب میں مغربی عیسائیت کے علاوہ دیگر مذاہب مثلاً ہندومت، بدھ مت، اسلام اور یہودیت میں نفسیات اور مذہب کے تعلق کی نوعیت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اسی باب میں ''مذاہب کے ادغام'' یعنی جہاں مختلف مذہبی روایات کو آمیخت کر دیا جاتا ہے، اور ۱۹۶۰ء سے شروع ہونے والی نئی مذہبی تحریکوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ممکن ہے نفسیات جن چیزوں کو اہمیت دیتی ہے اور جو نتائج اخذ کرتی ہے وہ مذہبی نتائج سے مختلف ہوں لیکن نفسیات میں جن موضوعات کو چھیڑا جاتا ہے اگر وہ سب نہیں تو اکثر مذاہب میں ملتے ہیں۔ چنانچہ نفسیات کے اخذ کردہ نتائج اور موضوعات کی مزید تحقیق [مذہب اور نفسیات میں تعلق کے نقطہ نظر سے] ضروری ہے۔

تیسرے باب میں مذہبی رویوں پر بات کی گئی ہے اور عبادت کے اثرات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف نے اس کے لیے معروف اہل علم کی تحریروں اور خصوصی مطالعات سے اقتباسات پیش کیے ہیں۔ کتاب کا وہ حصہ خصوصاً دلچسپ ہے جس میں تبدیلی مذہب کے رجحانات پر بات کی گئی ہے اور مذہب تبدیل کرنے والے مرد وخواتین کے بارے میں دلچسپ حقائق بیان کیے گئے ہیں۔ یہ بھی کہ مذہبی تنظیمیں، مشنریز دوسروں کو تبدیلی مذہب کی ترغیب دینے کے لیے کیا طریقے اختیار کرتی ہیں اور عموماً کس طرح کے لوگ اپنا مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔

چوتھے باب میں مذہبی افکار وخیالات پر بات کرتے ہوئے مذہبی رویے اور اعتقاد میں فرق کیا گیا ہے کہ مذہبی رویہ اور اعتقادات دونوں دو مختلف چیزیں ہیں۔ مصنف نے مختلف نفسیاتی مطالعات اور جدلوں کی مدد سے، مقداری اور معیاری اعتبار سے، اعتقادات کی وضاحت کی ہے کہ کیسے مذہبی اعتقادات لوگوں کی زندگیوں میں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ اس باب میں پیاگٹ (Piaget)، گولڈ مین (Goldman)، ایرکسن (Erikson)، کوہل برگ (Kohlberg)، فاؤلر (Fowler) اور

سپیرو (Spero) جیسے دانشوروں کے فرمودات اور نظری بحثوں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز مایوسی اور ذہنی دباؤ سے بچاؤ کے لیے مذہب کے کردار پر طویل اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

پانچویں باب میں مذہبی جذبات کے ابتدائی مآخذ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور فرائیڈ (Sigmund Freud) کے ''نظریہ تحلیل نفسی'' (Psychoanalytic theory) ،میلانی کلین (Melanie Klein) کے نظریہ ''معروض۔تعلقات'' (Object-relations theory) اور باؤل بی (Bowlby) کے نظریۂ لگاؤ (Attachment theory) کے ذریعے مذہبی جذبات کے مآخذ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دیگر مسائل جن کا تجزیہ کیا گیا ان میں بچپن کے مذہبی تجربات کی اہمیت اور نوعیت اور بعد کی زندگی پر ان کے اثرات، مثبت مذہبی جذبات مثلاً باطنی تجربے، مذہبی بصیرت اور قربت مرگ کے تجربات شامل ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ منفی مذہبی جذبات مثلاً احساس گناہ، شرم اور اضطراب کی بھی نفسیات کی تازہ کتب کے حوالوں کی مدد سے وضاحت کی گئی ہے۔ اس باب میں ایک حصہ مذہب اور ذہنی علم الامراض پر مخصوص کیا گیا ہے کہ ذہنی دباؤ، مایوسی، ذہنی مرض اور آسیب زدگی کیسے مختلف ثقافتی پس منظر رکھتے ہیں اور ان کا علاج کیسے کیا جا سکتا ہے۔

چھٹا باب سب سے طویل ہے اور یہ اخلاقیات، مسرت، دباؤ اور تعصب کے انسانی جذبات، افکار اور رویوں پر مذہبی اثرات کا احاطہ کرتا ہے۔ اخلاقیات کی تعریف متعین کرتے ہوئے اس کی نشوونما کو مختلف نفسیاتی زاویوں سے بیان کیا گیا ہے۔ بچوں کی پرورش میں اور شخصیت، کردار اور اخلاق کی تعمیر میں مذہب کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ مذہب اور تعصب یا تنگ نظری متناقض فیہ ہیں۔ اس موضوع پر آل پورٹس (Allports) کی تحریروں سے اقتباس بھی دیے گئے ہیں اور اس کی تحقیق پر ناقدانہ نظر بھی ڈالی گئی ہے۔ ایک حصہ سماجی شناخت کے نظریے کے لیے بھی مخصوص کیا گیا ہے جس کے مطابق ایک گروہ کے لوگ خود کو اپنے گروہ سے باہر کے لوگوں سے برتر تصور کرتے ہیں۔ مذہبی شناخت کے مسئلے کا اس پہلو سے جائزہ لیا گیا ہے کہ یہ کیسے روحانی آگاہی میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔

اختتامی باب میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ ماضی میں علم نفسیات نے مذہب کے مطالعہ سے صرف نظر کیا ہے لیکن اب حالات مختلف ہیں۔ اب تجربی تحقیق میں معتد بہ اضافہ ہو رہا ہے جس کے ذریعے انسانی

شخصیت اور کردار پر مذہب کی اثر پذیری کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ذہنی صحت، گروہی تعلقات اور ذاتی تعلقات وہ تین میدان ہیں جہاں جدید نفسیات کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مصنف کے نزدیک علم النفسیات کا کام صرف یہی نہیں کہ وہ سمجھے کہ انسان کیا کرتے ہیں، کیا سوچتے ہیں اور کیا محسوس کرتے ہیں؟ بلکہ یہ دکھانا بھی ہے کہ انسان کہاں غلطی کرتے ہیں اور کہاں اپنے مثالی تصورات کے مطابق زندگی نہیں گزارتے جیسا کہ انہیں خیال ہوتا ہے کہ وہ گزارتے ہیں یا انہیں گزارنی چاہیے۔ اگر مذہب اس خلا کو پر کر سکتا ہے تو اس کے مطالعہ کی یقیناً حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

اس کتاب کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ اس میں ان تحقیقی مطالعات سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے جن سے مصنف کے خیالات کی تائید ہوتی ہے۔ آسان فہم خاکوں، جدولوں اور کیس اسٹڈیز نے کتاب کے مطالعہ کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ یہ کتاب یقیناً اسی موضوع پر دستیاب محدود ذخیرۂ کتب میں ایک اہم اضافہ ہے۔

[ڈاکٹر عنبر حق بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، کوالالمپور، ملائشیاء کے شعبہ نفسیات سے وابستہ ہیں]۔